باب 1

پاکستان کی نظریاتی اساس
(Ideological Basis of Pakistan)

حاصلاتِ تعلّم

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

-1 نظریہ کی اصطلاح کی تعریف کر سکیں اور نظریۂ پاکستان کے بڑے ماخذ کی نشاندہی کر سکیں۔

-2 تاریخی شواہد اور علمی تجزیہ کے ذریعے سے نظریۂ پاکستان کی بنیاد کو اسلام کی بنیادی اقدار اور ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی اور سماجی محرومیوں سے جوڑ سکیں۔

-3 نظریۂ پاکستان کے بنیادی اجزا (اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، عدل و انصاف، جمہوریت اور اقلیتوں کے مساوی حقوق وغیرہ) کا تجزیہ کر سکیں۔

-4 قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کے حوالے سے نظریۂ پاکستان کو بیان کر سکیں، جس میں ایک مسلم ریاست کے لیے ان کی بصیرت اور پاکستان کی شناخت اور حکمرانی میں اسلام کا کردار شامل ہے۔

-5 مسلم مصلحین اور مسلم ہندوستان کے سماجی ثقافتی پہلوؤں کی وضاحت کر سکیں۔

-6 دو قومی نظریہ کی ابتدا اور ارتقا کو سمجھ سکیں۔

نظریہ (Ideology)

برصغیر میں "پاکستان" کے نام سے ایک آزاد ریاست کا قیام بیسویں صدی کا اہم ترین واقعہ ہے جس کے پیچھے ایک مضبوط نظریہ کارفرما تھا۔ نظریہ لوگوں کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ اقوام اسی وجہ سے زندہ نظر آتی ہیں۔ نظریہ مقاصد کے حصول کے لیے ہر قسم کی مشکلات کا مقابلہ کرنے کی طاقت بخشتا ہے۔ نظریہ مقاصد کے حصول کے لیے جدوجہد کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور مقصد کے حصول کو یقینی بناتا ہے۔ نظریہ انقلاب کو جنم دیتا ہے اور اس کی وجہ سے نئی راہیں نکلتی ہیں۔ لہٰذا ہم کہ سکتے ہیں کہ ہر نظریہ کے پس پردہ تاریخ، روایات، رسم و رواج، مزاج، نفسیات اور مذہب جیسے عناصر شامل ہوتے ہیں۔ یہی عناصر کسی بھی نظریے کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

مختلف ادوار کے مکاتبِ فکر اور محققین نے اسے اپنے اپنے انداز میں بیان کیا ہے۔ معنی کے لحاظ سے نظریہ سے مراد سوچ یا مقصد ہے جبکہ اصطلاحی معنوں میں نظریہ کی تعریف اس طرح بھی کی جاسکتی ہے:

☆ کسی شے کو وجود میں لانے کے لیے ذہن میں جو سوچ، فکر اور نقشہ ابھرتا اور قائم ہوتا ہے، نظریہ کہلاتا ہے۔

☆ کسی بھی مقصد کے حصول کے لیے بنایا گیا فکری خاکہ نظریہ کہلاتا ہے۔

☆ کسی خاص مقصد کے لیے کسی قوم کی اجتماعی سوچ کا ایک بات پر متفق ہو جانا بھی نظریہ کہلاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

نظریہ سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی لائحہ عمل بنایا گیا ہو۔

نظریۂ پاکستان (Ideology of Pakistan)

پاکستان کا قیام ایک نظریے کے تحت عمل میں آیا جو نظریۂ پاکستان کہلاتا ہے۔ نظریۂ پاکستان کی حیثیت پاکستان کے وجود میں روح کی مانند ہے جس کے بغیر پاکستان کے قیام کا کوئی تصوّر نہیں کیا جا سکتا۔ تحریکِ پاکستان کے دوران مسلمانانِ ہند نے شعوری طور پر ایک نظریے کے تحت آزاد مسلمان مملکت کے قیام کی جدوجہد کی۔

ایک موقع پر قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ پاکستان تو اسی روز وجود میں آ گیا تھا جب برصغیر کا پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔ ''نظریہ'' کی تعریف کی روشنی میں ''نظریۂ پاکستان'' وہ لائحہ عمل تھا جس کی بنیاد ایک خاص نظریہ یعنی ''اسلام'' پر رکھی گئی تھی۔

ذیل میں نظریۂ پاکستان کی تعریفیں پیش کی گئی ہیں:

- ☆ نظریۂ پاکستان سے مراد ایک الگ خطۂ زمین کا حصول ہے جس میں مسلمانانِ برصغیر قرآن و سنّت کی روشنی میں اسلامی قدروں اور نظریات کو محفوظ کر سکیں اور اپنی زندگیاں اسلام کے روشن اصولوں کے تحت گزار سکیں۔
- ☆ تحریکِ پاکستان اور تعمیرِ پاکستان کے مجموعی تصوّر کو نظریۂ پاکستان کہتے ہیں۔
- ☆ نظریۂ پاکستان وہ نظریاتی بنیاد ہے جس کے تحت برصغیر کے مسلمانوں نے اپنی شناخت، حقوق، علیحدہ وطن اور قومی فلاح و بہبود کے لیے جدوجہد کی۔

نظریۂ پاکستان کے اہم ماخذ (Important Sources of Ideology of Pakistan)

نظریۂ پاکستان کے ماخذ درج ذیل ہیں:

1- مشترکہ مذہب (Common Religion)

مذہب محض عبادات کا مجموعہ نہیں ہوتا بلکہ وہ کسی قوم کی پوری معاشرتی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔ انیسویں صدی میں برصغیر پاک وہند میں کئی ہندو تحریکوں نے جنم لیا جن کا مقصد ہندو ازم کی اشاعت، مسلمانوں کو نقصان پہنچانا اور نیچا دکھانا تھا۔ ان تحریکوں میں ایک تحریک آریا سماج تھی جس کے بانی پنڈت دیانند سرسوتی (Pandit Dayanand Saraswati) تھے۔ اس نے شدھی (Shuddhi) (ہندو مت کے مطابق پاک صاف کرنا) کے نام سے بھی ایک تحریک/ پروگرام کا آغاز کیا جس کا مقصد غیر ہندوؤں کو زبردستی ہندو بنانا تھا۔ اسی طرح کانگریسی وزارتوں (39-1937ء) کے دور نے اس خیال کو مزید پختہ کر دیا کہ متحدہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے اپنی مذہبی شناخت اور پہچان کو برقرار رکھنا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔

2- مشترکہ سیاسی مقاصد (Common Political Objectives)

مشترکہ سیاسی مقاصد کی بدولت دنیا کی کئی اقوام نے اپنی آزادی کی جدوجہد کی۔ انگریزوں کی آمد سے برصغیر پاک وہند میں جمہوریت کا تصوّر اُبھرا جس میں حکومتی نمائندوں کا انتخاب ووٹ کے ذریعے عمل میں آتا تھا۔ آبادی کے لحاظ سے مسلمان برصغیر پاک وہند

www.ilmkidunya.com

میں قریباً ایک چوتھائی (25 فیصد) تھے، لہٰذا حکومت میں مسلمانوں کا حصہ بھی کم تھا۔ اس طرح مشترکہ سیاسی مقاصد کی وجہ سے مسلمانوں نے ایک قوم کی حیثیت سے اپنی پہچان برقرار رکھی۔

3- مشترکہ تعلیمی مقاصد (Common Educational Objectives)

مشترکہ تعلیمی مقاصد بھی کسی قوم کے نظریہ کے ماخذ ہوتے ہیں۔ انگریزوں نے برصغیر پر قبضے کے بعد ایسا نظامِ تعلیم متعارف کرایا جس میں انگریزی زبان کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ اس پر بیشتر علما کو تحفظات تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ اس سے مسلم تشخص خطرے میں پڑ جائے گا۔ اس لیے مسلمانانِ ہند نے اپنا علیحدہ تعلیمی نظام رائج کرنے کی کوششیں کیں۔

4- مشترکہ معاشی مقاصد (Common Economic Objectives)

مشترکہ معاشی مقاصد بھی کسی قوم کے نظریہ کے ماخذ ہوتے ہیں۔ 1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد انگریزوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لیے ہندو انگریزوں کو یہ بات سمجھانے میں کامیاب ہوگئے کہ جنگ آزادی میں مسلمانوں کا کردار زیادہ تھا اور مستقبل میں بھی مسلمان دوبارہ اس قسم کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں انگریزوں کا رویہ مسلمانوں کے ساتھ سخت ہوتا چلا گیا اور معاشی طور پر مسلمانوں پر ظلم وستم جاری رہا اور انھیں ہر شعبۂ زندگی میں سرکاری سطح پر نظر انداز کیا گیا۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر مسلمانوں کے لیے کاروبار اور تجارت کے مواقع قریباً ختم ہوگئے لیکن انھوں نے اپنے نظریے کو نہ چھوڑا۔

5- مشترکہ ثقافتی مقاصد (Common Cultural Objectives)

مشترکہ ثقافتی مقاصد کی بنیاد پر بھی کسی قوم کا نظریہ جنم لیتا ہے۔ انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے وقت اُردو کو سرکاری زبان کی حیثیت حاصل تھی۔ برطانوی حکومت میں جب ہندوؤں کا حکومتی سطح پر عمل دخل بڑھا تو انھوں نے اُردو کی جگہ ہندی کو سرکاری زبان کا درجہ دلوانے کی کوشش کی۔ اُردو چونکہ عربی رسم الخط میں لکھی جاتی تھی لہٰذا اسے اسلام اور مسلمانوں کے قریب تصوّر کیا جاتا تھا جبکہ ہندی دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی تھی لہٰذا ہندوؤں نے اردو کی جگہ ہندی کو سرکاری زبان کا درجہ دینے کا مطالبہ کر دیا۔ مسلمانوں کو ہندی پڑھنے لکھنے پر عبور حاصل نہیں تھا۔ ہندوؤں کے اس عمل سے مسلمانوں میں متحدہ ہندوستان میں اپنا الگ تشخص برقرار رکھنے کی سوچ پیدا ہوئی۔

نظریۂ پاکستان اور اسلام کی بنیادی اقدار

(Ideology of Pakistan and Basic Values of Islam)

نظریۂ پاکستان اسلامی جمہوریہ پاکستان کی روح ہے۔ برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کے مطالبے کے وقت یہ طے کیا تھا کہ اسلام کے سنہرے اصولوں پر مبنی معاشرہ بنایا جائے گا جہاں اسلامی اقدار مثلاً انصاف، مساوات، آزادی اور رواداری کو فروغ دیا جائے گا۔ قیامِ پاکستان کے بعد قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ تقسیم کیے بغیر برصغیر میں مسلمانوں کو اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی ہے تو پھر پاکستان کا مطالبہ کیوں؟ آپ نے جواب میں فرمایا:

> ”بھائی چارہ، مساوات اور انسان دوستی ہمارے مذہب، ثقافت اور تہذیب کی بنیادی باتیں ہیں۔ چونکہ ہمیں ان بنیادی انسانی حقوق کے ختم ہونے کا خدشہ تھا اس لیے ہم نے پاکستان کی تخلیق کے لیے جدوجہد کی۔“

www.ilmkidunya.com

ہندوستان میں مسلمانوں کی سماجی اور معاشی محرومی
(Social and Economic Deprivation of Muslims in India)

www.ilmkidunya.com

☆ ایسٹ انڈیا کمپنی 1600ء میں قائم کی گئی۔ کمپنی ہندوستان میں ایسی پالیسیاں بناتی تھی جس کا زیادہ سے زیادہ مالی فائدہ خود انگریزوں کو ہوتا تھا۔ 1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد مسلمانوں کو برطانوی پالیسیوں کی وجہ سے اہم سماجی اور معاشی محرمیوں، کا سامنا کرنا پڑا۔ انگریزوں نے مسلمانوں کو اس جنگ کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ انگریزوں نے مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا، جس کی وجہ سے مسلمانوں میں احساس محرومی پیدا ہوا۔

☆ انگریزوں نے مسلمانوں کی تعلیم، ملازمت اور مذہبی رسومات پر پابندیاں لگا دیں، جس سے وہ پسماندہ ہوتے چلے گئے۔ فارسی زبان کو ختم کر کے انگریزی زبان کو ذریعہ تعلیم اور دفتری زبان کے طور پر فروغ دیا گیا تھا۔

☆ مسلمانوں کے مذہبی اداروں کو بھی نشانہ بنایا گیا، جس سے ان میں ثقافتی اور مذہبی پسماندگی کا احساس پیدا ہوا۔ انگریزوں نے مسلمانوں کو ان تمام عہدوں سے ہٹا دیا جو ان کے آباؤ اجداد کے دور سے ان کے پاس چلے آرہے تھے۔ مسلمانوں کو نئے عہدوں سے بھی محروم رکھا گیا۔ برطانوی پالیسیوں کی وجہ سے مسلمانوں میں غربت اور بدحالی نے جنم دیا۔

☆ انگریزوں نے اپنی صنعت و تجارت کے تحفظ کے لیے ہندوستان کے عوام پر بھاری ٹیکس لگائے، جس سے مسلمان بھی متاثر ہوئے۔

☆ مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں سے نکال دیا گیا اور ان پر آئندہ کے لیے سرکاری ملازمت کا حصول مشکل بنا دیا گیا۔ انگریزوں کی طرف سے زراعت پر نئے ٹیکس لگنے کی وجہ سے مقامی زراعت کو سخت نقصان پہنچا۔ انگریزوں نے مسلمانوں کی زمینیں چھین کر دوسری اقوام کو دے دیں اس طرح مسلمان کاشت کاری سے محروم ہو گئے۔

☆ انگریزوں نے تجارتی مال کی نقل و حمل پر جگہ جگہ محصول (ٹیکس) لگا دیے، جس سے دوسری اقوام کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو بھی بہت نقصان اٹھانا پڑا۔

تنقیدی سوچ کا سوال Critical Thinking Question

ہندوستان میں برطانوی نوآبادیاتی پالیسیاں (مثال کے طور پر تقسیم کرو اور حکومت کرو) دو قومی نظریہ کی ترقی میں کس طرح معاون ثابت ہوئیں؟

نظریۂ پاکستان کے بنیادی عناصر/اجزا (Basic Components of the Ideology of Pakistan)

نظریۂ پاکستان کی بنیاد اسلامی نظریہ حیات پر رکھی گئی ہے جس کے بنیادی اجزا کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- عقائد (Beliefs)

☆ عقائد میں توحید، رسالت، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتابوں پر ایمان لانا شامل ہے۔ عقائد کے مجموعے کو ایمان کہتے ہیں۔

☆ عقیدۂ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ وہ واحد اور یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: بے شک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت: 20)

انسان کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نائب کی ہے۔ ارشاد ربانی ہے: اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً

ترجمہ: میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ (سورۃ البقرہ، آیت: 30)

لہٰذا اللہ تعالیٰ کے قادرِ مطلق ہونے اور انسان کے نائب ہونے کے عقیدے سے خود بخود یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انسان اپنی طاقت کی حد تک عمل پر قادر ہے لیکن اصل قدرت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

☆ عقیدۂ رسالت کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا ہے، دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے کہ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک وشبہ نہ کیا جائے۔ قرآنِ مجید اور اسوۂ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو سرچشمۂ ہدایت ماننا اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور آخری نبی ماننا اور یہ ایمان رکھنا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، عقیدۂ رسالت کا لازمی جزو ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

2- عبادات (ارکانِ اسلام Pillars of Islam)

توحید و رسالت اسلام کا پہلا رکن ہے۔ دوسرا رکن نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر نماز کو مقررہ اوقات کے مطابق ادا کرنا فرض قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا ہے: اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتۡ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ كِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا ﴿۱۰۳﴾

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر: 103)

دراصل نماز قائم کرنا ہی اسلام کو قائم کرنے کا وہ نمونہ ہے جس کا مظاہرہ ہر روز ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ایسا ہی نظام پورے معاشرے میں قائم ہونا چاہیے۔ اسلام کا تیسرا رکن زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے اور اسلام کے معاشی نظام کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کے بجائے گردش میں رہتی ہے اور معاشرے کے غریب طبقے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ چوتھا رکن روزہ ہے۔ تمام عبادات کی طرح روزہ بھی فرض کا بہترین اظہار ہے اور بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان قربت کا ذریعہ ہے۔ حج اسلام کا پانچواں رکن ہے جو صاحبِ استطاعت لوگوں پر فرض ہے۔ حج کے موقع پر اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡكَ کی پکار مسلمانوں کے اتحاد اور بھائی چارے کی ایسی مثال ہے جو دنیا میں کہیں نظر نہیں آتی۔

3- اللہ تعالیٰ کی حاکمیت (Sovereignty of Allah)

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت سے مراد یہ ہے کہ تمام کائنات کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اسلامی ریاست میں حاکم وقت اللہ تعالیٰ کے نافذ کردہ قوانین کی پاسداری کو یقینی بنانے کے لیے اپنا کردار نبھاتا ہے۔ اس کائنات میں حاکمیت ایک اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کسی کی ہو سکتی ہے اور نہ کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ حاکمیت کا دعویدار بنے۔ حکومت الٰہیہ میں اللہ کی حاکمیت اور اس کے نازل کردہ احکام و قوانین کی فوقیت کو من و عن تسلیم کیا جاتا ہے اور انھی احکامات کے مطابق اسلامی قوانین وضع کیے جاتے ہیں۔

4- قانون کی حکمرانی (Rule of Law)

قانون کی حکمرانی اسلام کے نظام کی اہم خوبی ہے۔ اس کی بنیاد اس تصوّر پر ہے کہ قانون کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ قرآنِ مجید اور اسوۂ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم قانون کی بنیاد ہیں۔ قانون کے سامنے سب برابر ہیں یعنی اسلام کے نظام میں جمہوریت کی روح موجود ہے۔ حکمرانوں کو باہمی مشورے کے ذریعے فیصلوں کا پابند کر دیا گیا ہے۔ شرط یہ ہے کہ تمام فیصلے قرآن و سنّت کی روشنی میں ہوں۔

5- اخوّت ومساوات (Equality and Brotherhood)

اسلامی معاشرہ میں اخوت و مساوات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مدینہ منورہ میں جب دنیا کی پہلی اسلامی ریاست قائم ہوئی تو اس میں اخوت اور مساوات مثالی تھی۔ آج بھی اسلامی معاشرہ اسی اخوت و بھائی چارے اور مساوات کا تقاضا کرتا ہے جو "مواخاتِ مدینہ" میں

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

نظر آئی تھی۔ اسلام سے پہلے اس اصول کی شدید کمی تھی اور لوگ ایک دوسرے کی جان کے دشمن تھے لیکن مدینہ کی ریاست کے وجود سے حضورِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حقوق العباد پر عمل کرتے ہوئے یتیموں، بیواؤں اور ناداروں پر شفقت کرنے کی تلقین کی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے لوگوں کو زندگی بسر کرنے کا ضابطہ دیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے زکوٰۃ اور خیرات کے نظام کو وضع کیا اور سود کو حرام قرار دیا کیونکہ اسلام میں دوسروں کے استحصال (لوٹ کھسوٹ) کی کوئی گنجائش نہیں۔

اخوّت اس بات کا درس دیتی ہے کہ آپس میں برادرانہ تعلقات قائم ہونے چاہییں تاکہ کسی کے حقوق چھینے نہ جاسکیں اور نہ ہی کوئی کمزور پر ظلم کرے۔ حضورِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کے ساتھ خیانت نہ کرے اور نہ اس سے جھوٹ بولے (سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1927)۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کینہ اور حسد سے باز رہنے کا درس دیا۔

اسلام نے ایسے معاشرے کی بنیاد رکھی ہے جس میں کسی کو کسی پر برتری حاصل نہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اس حقیقت کو اپنے آخری خطبہ میں یوں بیان فرمایا ہے:

''اے لوگو! بے شک تمہارا رب بھی ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک۔ آگاہ رہو کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔''
(مسند احمد، حدیث نمبر: 4568)

اللہ تعالیٰ نے مساواتِ نسلِ انسانی کا درس دیتے ہوئے سورۃ الحجرات میں یوں ارشاد فرمایا ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ

ترجمہ: اے لوگو! بے شک ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا فرمایا اور ہم نے تمھیں (مختلف) قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہو۔ (سورۃ الحجرات، آیت: 13)

6- عدل وانصاف (Justice and Equity)

عدل وانصاف کے بغیر کوئی بھی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا لہٰذا عدل وانصاف کا تقاضا ہے کہ معاشرہ میں ہر کسی کو اس کا حق ملے۔ جہاں انصاف پر مبنی معاشرہ ہو گا وہاں معاشرے کی دوسری خرابیاں خود بخود ٹھیک ہو جائیں گی کیونکہ اس طرح کوئی کسی کا حق غصب نہیں کر سکے گا۔ سزا کے خوف سے کوئی بے ایمانی یا ناانصافی کا مرتکب نہ ہو گا۔ طلوعِ اسلام سے پہلے اس قسم کی بے ایمانی کہ طاقتور کو سزا نہ دینا جب کہ کمزور کو سزا دینا عام تھا لیکن اسلام کے بعد عدل وانصاف کا بول بالا ہوا۔ اسلامی معاشرے میں عدل وانصاف کی فضا قائم ہوئی اور مسلم معاشرے میں انصاف ایک اہم ضرورت بن گیا۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ جو قوم عدل وانصاف کو ترک کر دیتی ہے تباہی اور بربادی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ حضورِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے عدل وانصاف کی بہت سی مثالیں چھوڑی ہیں جو دنیا کے لیے نمونہ ہیں۔ ایک دفعہ قبیلہ بنومخزوم کی عورت نے چوری کی اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے سفارش کی گئی تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم سے پہلے قومیں اسی لیے تباہ و برباد ہو گئیں کہ ان میں جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تھا تو اسے سزا نہیں دی جاتی تھی اور اگر کوئی چھوٹا آدمی جرم کرتا تو اس پر حد لاگو کر دی جاتی تھی۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد (رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔'' (صحیح بخاری، کتاب، حد اور سزاؤں کے بیان میں، حدیث: 6787)

7- جمہوریت (Democracy)

جمہوریت بھی نظریہ پاکستان کا ایک اہم عنصر ہے۔ اسلامی ریاست میں جمہوریت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ جمہوریت کا مطلب ہے عوام کی حکومت، عوام کے ذریعے اور عوام کے لیے۔ اسلامی ریاست اور معاشرے کی بنیاد مشاورت ہے۔ حکومتی نظام سب لوگوں کی بھلائی کو پیش نظر رکھ کر چلایا جاتا ہے۔ عوام کے حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے۔ افراد میں رنگ، نسل، ذات پات یا زبان کی بنیاد پر کوئی تمیز روا نہیں رکھی جاتی۔

8- اقلیتوں کے مساوی حقوق (Equal Rights of Minorities)

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے دوٹوک الفاظ میں فرمایا تھا کہ پاکستان ایک مذہبی نہیں بلکہ اسلامی فلاحی ریاست ہوگی۔ یہاں غیر مسلموں کو مسلمانوں کے برابر درجہ ملے گا۔ وہ آزاد اور خوشگوار فضا میں سانس لے سکیں گے اور انھیں برابر حقوق حاصل ہوں گے۔ 11 اگست 1947ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں آپ نے اسلامی ریاست کے تصوّر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

''آپ عبادت کے لیے اپنی مخصوص عبادت گاہوں میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق چاہے کسی عقیدے سے ہو، ریاست کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پاکستان کے تمام شہری مساوی ہیں اور انھیں مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔''

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت

(Explanation of the Ideology of Pakistan in the light of the Sayings of Allama Muhammad Iqbal and Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah)

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت ذیل میں کی گئی ہے:

نظریہ پاکستان اور علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ (Allama Muhammad Iqbal and Ideology of Pakistan)

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کے ان مسلم راہنماؤں میں سے ایک ہیں جنھوں نے مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصوّر دیا اور اپنی شاعری کے ذریعے ان کو بیدار کیا۔ پہلے پہل آپ بھی ہندو مسلم اتحاد کے حامیوں میں سے تھے لیکن ہندوؤں کی تنگ نظری نے جلد ہی علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات پر سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ الگ ملک کا مطالبہ کریں۔ آپ نے خطبہ الٰہ آباد 1930ء کے ذریعے مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست کا مطالبہ کیا تاکہ مسلمان اس میں اپنے مذہب اور ثقافت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ آپ نے فرمایا:

''مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کریں۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظّم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں۔''

برصغیر میں چونکہ دو الگ الگ قومیں آباد تھیں اس لیے علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ سمجھتے تھے کہ سیاسی، سماجی اور معاشی تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ مسلمانوں کے لیے الگ ریاست ہو۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

نظریہ پاکستان اور قائداعظم رَحمَۃُاللہِ عَلَیہِ (Quaid-e-Azam and Ideology of Pakistan)

☆ قائداعظم محمد علی جناح رَحمَۃُاللہِ عَلَیہِ دو قومی نظریہ کے زبردست حامی تھے اور وہ ہر لحاظ سے مسلمانوں کو الگ قوم کا درجہ دیتے تھے۔ آپ نے اس سلسلے میں فرمایا: ”قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔“

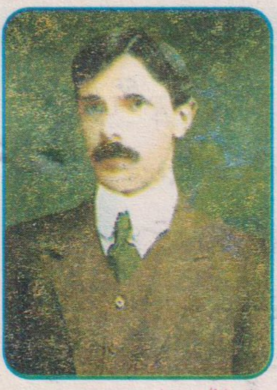

قائداعظم محمد علی جناح رَحمَۃُاللہِ عَلَیہِ

☆ قراردادِ لاہور 23 مارچ 1940ء کو پیش ہوئی جس میں آپ نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا:

”ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں اور مختلف نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ لہٰذا دونوں قوموں کو ایک لڑی میں پرونے کا مقصد برصغیر کی تباہی ہے کیونکہ یہ برابری کی سطح پر نہیں بلکہ اقلیت اور اکثریت کے روپ میں موجود ہیں۔ برطانوی حکومت کے لیے بہتر ہوگا کہ ان دونوں قوموں کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے برصغیر کی تقسیم کا اعلان کرے جو کہ تاریخی اور مذہبی لحاظ سے ایک صحیح قدم ہوگا۔“

☆ 29 دسمبر 1940ء کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظم رَحمَۃُاللہِ عَلَیہِ نے فرمایا:

”پاکستان صدیوں سے موجود رہا ہے، شمال مغربی مسلمانوں کا وطن رہا ہے، ان علاقوں میں مسلمانوں کی آزاد ریاستیں قائم ہونی چاہییں تا کہ وہ اسلامی شریعت کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔“

☆ اکتوبر 1947ء کو حکومتِ پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم رَحمَۃُاللہِ عَلَیہِ نے فرمایا:

”ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہم ایک ایسی مملکت تخلیق کریں جہاں ہم آزاد انسانوں کی طرح رہ سکیں، جو ہماری تہذیب و تمدن کی روشنی میں پھلے پھولے اور جہاں معاشرتی انصاف اور اسلامی تصوّر کو ابھارنے کا موقع ملے۔“

☆ پاکستان بننے کے بعد 1948ء میں ڈھاکہ میں خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

”ہمیں پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کر زندگی گزاریں۔ اس کے علاوہ آپ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔“

☆ یکم جولائی 1948ء کو قائداعظم رَحمَۃُاللہِ عَلَیہِ نے سٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

”مغرب کا معاشی نظام انسانیت کے لیے ناقابلِ حل مسائل پیدا کر رہا ہے اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصوّرِ مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔“

مسلم مصلحین اور مسلم ہندوستان کے سماجی ثقافتی پہلو (Muslim Reformers and the Socio-Cultural Aspects of Muslim India)

مسلمان مصلحین (Muslim Reformers)

برصغیر میں دو قومی نظریے کی ابتدا تو مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی ہو گئی تھی، پھر مختلف موقعوں پر اس نظریے کی وضاحت کی صورتیں پیدا

ہوتی گئیں۔ 1867ء میں سر سید احمد خاں نے صاف طور پر کہہ دیا تھا کہ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں اور ایک دوسرے میں جذب نہیں ہوسکتیں۔ 1879ء میں مولانا جمال الدین افغانی رحمۃ اللہ علیہ، 1890ء میں مولانا عبدالحلیم شرر اور 1928ء میں مولانا مرتضٰی احمد میکش نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کے قیام کی بات کی۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے 1930ء میں خطبہ الٰہ آباد میں مسلمانوں کی الگ ریاست کا تصوّر پیش کیا۔

برصغیر کے مسلمانوں کے معاشرتی اور ثقافتی پہلو (Socio-Cultural Aspects of Muslim India)

نظریۂ پاکستان ایک مخصوص طرزِ زندگی اور تہذیب و ثقافت کی دعوت دیتا ہے۔ بلاشبہ برصغیر کی مسلم تہذیب و ثقافت پر اسلام نے گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ برصغیر کے مسلمانوں کے منفرد نسلی و تمدنی، تاریخی ورثہ اور جغرافیائی ماحول کی وجہ سے بھی روایات نے نشوونما پائی۔ ایسے تمام طریقے جو اسلامی تعلیمات کے خلاف نہیں تھے وہ یہاں کے مسلمانوں کا ثقافتی ورثہ تھا اور آج بھی ہے۔ برصغیر میں دوسری قوموں کے ساتھ رہ کر بھی مسلمانوں نے اسلام کی ثقافتی اقدار کا ہمیشہ تحفّظ کیا۔

نظریۂ پاکستان سے آگاہی (Awareness About Ideology of Pakistan)

آج کی نوجوان نسل کو نظریۂ پاکستان اور قیامِ پاکستان کے مقاصد سے پوری طرح آگاہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ انھیں اُس عظیم تحریک سے آگاہ کیا جائے جو پاکستان کی تخلیق کے لیے برصغیر میں چلائی گئی۔ پاکستان کے عوام کو مضبوط اور متحد رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ انھیں نظریۂ پاکستان کی اہمیت اور تحریکِ پاکستان کے راہنماؤں کی قربانیوں کا پوری طرح علم ہو۔

تنقیدی سوچ کا سوال Ctitical Thinking Question

اگر انگریز ہندوستان کو تقسیم نہ کرتے تو کیا مسلمان اور دوسری اقلیتوں کو متحدہ ہندوستان میں مساوی حقوق حاصل ہو سکتے تھے؟

دو قومی نظریہ: ابتدا اور ارتقا (Two-Nation Theory: Origin and Evolution)

دو قومی نظریہ سے مُراد یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں۔ یہ دونوں قومیں صدیوں تک ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہ سکیں۔ دو قومی نظریہ کی بنیاد مسلمانوں کا علیحدہ تشخص ہے۔ پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا۔ دو قومی نظریہ کا نصب العین یہ تھا کہ اسلام کے دو قومی تصوّر کی بنیاد پر ہندوستان میں مسلمانوں کی ایک ایسی آزاد ریاست قائم کی جائے جس میں رہتے ہوئے وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گزار سکیں۔

1- برصغیر میں دو قومی نظریے کی ابتدا (Beginning of the Two Nation Theory in the Subcontinent)

برصغیر میں دو قومی نظریے کی ابتدا 712ء میں مسلمانوں کی آمد اور محمد بن قاسم کی فتح سندھ سے شروع ہوئی جب انھوں نے سندھ کے راجا داہر کو شکست دی۔ محمد بن قاسم کے ساتھ کچھ عرب مبلغ، اسلام کی تبلیغ کے لیے بھی آئے اور وہ مستقل طور پر سندھ اور ملتان میں آباد ہو گئے۔ محمد بن قاسم کے حسنِ سلوک، رواداری اور عدل و انصاف نے مقامی لوگوں کو اس قدر متاثر کیا کہ وہ اُسے اپنا نجات دہندہ اور دیوتا سمجھنے لگے۔ عرب فاتحین اور مبلغین نے اپنے عمل اور تبلیغ سے ان لوگوں کو اسلام کی سیدھی اور سچی راہ دکھائی اور یہ لوگ بخوشی دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ غزنوی اور غوری ادوار کے بعد 1206ء میں قطب الدین ایبک نے سلطنتِ دہلی کی بنیاد رکھی۔ اس کے بعد ہندوستان میں مختلف مسلم حکمرانوں نے 1857ء تک حکومت کی۔ مسلمانوں نے ہندوستان پر تقریباً ایک ہزار سال تک حکومت کی مگر ہندوؤں نے کبھی مسلمانوں کو دل سے تسلیم نہیں کیا۔ اس کا اظہار

www.ilmkidunya.com

بہت پہلے البیرونی نے اپنی کتاب "کتاب الہند" میں کر دیا تھا۔

2- سر سید احمد خاں اور دو قومی نظریہ (Sir Syed Ahmad Khan and Two Nation Theory)

انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے بعد جس شخصیت نے سب سے پہلے مسلمانوں کو علیحدہ قوم قرار دیا، وہ سر سید احمد خاں تھے۔ آپ 1817ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ ابتدا میں سر سید احمد خاں متحدہ قومیت کے حامی تھے لیکن 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد سر سید کو یہ احساس ہوا کہ ہندو کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ 1867ء میں بنارس میں اردو۔ ہندی تنازع کے موقع پر آپ نے واضح اعلان کیا کہ مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے مسلمانوں کی تعلیمی اور سیاسی میدان میں ترقی کے لیے جدوجہد کا آغاز کر دیا۔ اس سلسلے میں ایم۔ اے۔ او ہائی سکول اور کالج کا قیام اہم اقدام تھے۔ انھوں نے 1898ء میں وفات پائی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بقول مولوی عبدالحق: پاکستان کی بنیاد کی پہلی اینٹ سر سید احمد خاں نے رکھی۔

چودھری رحمت علی

3- چودھری رحمت علی اور دو قومی نظریہ (Ch. Rehmat Ali and Two Nation Theory)

چودھری رحمت علی اسلامیہ کالج، لاہور کے نامور طالب علم تھے۔ 1933ء میں آپ نے لندن میں پاکستان نیشنل موومنٹ کی بنیاد رکھی۔ 28 جنوری 1933ء کو انھوں نے "اب یا پھر کبھی نہیں" (Now OR Never) کے عنوان سے ایک مشہور کتابچہ جاری کیا جس میں مسلمانوں کی علیحدہ مملکت کے لیے لفظِ "پاکستان" تجویز کیا اور اس کا نقشہ بھی پیش کیا۔

مشقی سوالات

1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) کانگریسی وزارتوں کا دور رہا:

(الف) 1933-35ء (ب) 1937-39ء (ج) 1939-41ء (د) 1941-43ء

(ii) قرارداد لاہور 1940ء میں خطبہ صدارت دیا:

(الف) مولانا ظفر علی خاں نے (ب) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے (ج) لیاقت علی خاں نے (د) مولوی فضل الحق نے

(iii) ایم۔ اے۔ او سکول اور کالج قائم کیا:

(الف) سر سید احمد خاں نے (ب) چودھری رحمت علی نے (ج) مولانا عبدالحلیم شرر نے (د) مولوی فضل الحق نے

(iv) بنارس میں اردو۔ ہندی تنازع پیدا ہوا:

(الف) 1863ء میں (ب) 1865ء میں (ج) 1867ء میں (د) 1869ء میں

(v) 1206ء میں سلطنت دہلی کی بنیاد رکھی:

(الف) محمود غزنوی نے (ب) شہاب الدین غوری نے (ج) قطب الدین ایبک نے (د) ظہیر الدین بابر نے

www.ilmkidunya.com

(vi) 1930ء میں مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصوّر دینے والی شخصیت ہے:

(الف) قائداعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ (ب) علامہ محمد اقبال رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ (ج) سرسید احمد خاں (د) چودھری رحمت علی

(vii) ''قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے الگ قوم ہیں۔'' یہ فرمان ہے:

(الف) سرسید احمد خاں کا (ب) چودھری رحمت علی کا (ج) علامہ محمد اقبال رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا (د) قائداعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا

(viii) پاکستان کا نام تجویز کیا:

(الف) لیاقت علی خاں نے (ب) چودھری رحمت علی نے (ج) علامہ محمد اقبال رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے (د) قائداعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(i) نظریہ کی تعریف کریں۔ (ii) نظریۂ پاکستان سے کیا مراد ہے؟ (iii) نظریۂ پاکستان سے آگاہی کیوں ضروری ہے؟

(iv) برصغیر میں دوقومی نظریے کی ابتدا کب ہوئی؟ (v) نظریۂ پاکستان کے عناصر میں عقائد سے کیا مراد ہے؟

(vi) علامہ اقبال رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے خطبہ الٰہ آباد 1930ء میں نظریۂ پاکستان کے حوالے سے کیا فرمایا؟

(vii) عقیدۂ رسالت کی تعریف کریں۔ (viii) قائداعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اقلیتوں کے بارے میں کیا فرمایا؟

(ix) ''اب یا پھر کبھی نہیں'' (Now or Never) کے عنوان سے مشہور کتابچہ کب اور کس نے جاری کیا؟

(x) قائداعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے یکم جولائی 1948ء کو سٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

(xi) مساوات کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان لکھیں۔ (xii) جمہوریت کی تعریف کریں۔ (xiii) اللہ تعالیٰ کی حاکمیت سے کیا مراد ہے؟

3- درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات دیں۔

(i) نظریۂ پاکستان کے ماخذ بیان کریں۔ (ii) دوقومی نظریہ کی وضاحت کریں۔

(iii) نظریۂ پاکستان کے بنیادی اجزا کا تجزیہ کریں۔

(iv) قائداعظم محمد علی جناح رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اور علامہ محمد اقبال رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے ارشادات کی روشنی میں نظریۂ پاکستان کا احاطہ کریں۔

(v) ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی اور سماجی محرومیوں کا تجزیہ کریں۔

سرگرمیاں

- نظریۂ پاکستان کے حوالے سے ایک تقریری پروگرام کا اہتمام کریں۔
- برصغیر کے مسلمانوں کو درپیش مسائل پر گفتگو کریں۔
- دوقومی نظریہ پیش کرنے والے اہم راہنماؤں کے بارے میں مختصر اَخلاصہ پیش کریں۔
- طلبہ جواز پیش کریں کہ دوقومی نظریہ پاکستان کی تخلیق کی بنیاد بنا۔

ہدایات برائے اساتذہ

- طلبہ کو نظریۂ پاکستان کے ماخذ، اسلام کی بنیادی اقدار اور ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی اور سماجی محرومی سے آگاہ کریں۔
- گروپس کی شکل میں طلبہ کو نظریۂ پاکستان یا دوقومی نظریہ پر کلاس میں پریزنٹیشن پیش کرنے کو کہیں۔ پریزنٹیشن سے پہلے طلبہ کے ساتھ ضروری ہدایات کا اشتراک کریں۔

www.ilmkidunya.com